10136 ۔ علی رضي الله تعالی کے لیے کرم الله وجهه کی تخصیص کا حکم

سوال

نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد علی بن ابی طالب رضي اللہ تعالی عنہ کے بارہ میں کرم اللہ وجھہ کا کلمہ بہت زیاد سنتے اورپڑھتے ہیں توکیا اس کلمے کااطلاق علی رضي اللہ تعالی پرصحیح ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ تعالی اپنی تفسیرمیں لکھتے ہیں :

بہت ساری عبارتوں میں غالب طورپر کاتب باقی سب صحابہ رضی اللہ عنہم کوچھوڑ کر صرف علی رضي اللہ تعالی عنہ کے لیے علیہ السلام یا پھر کرم اللہ وجھہ کی عبارت استعمال کرتے ہیں جومعنی کے اعتبارسے توصحیح ہے لیکن اس جیسی عبارات میں سب صحابہ کرام کے درمیان مساوات و برابری کرنی ضروری ہے ، کیونکہ یہ صرف تعظیم وتکریم کے لیے استعمال کی جاتی ہے ، توابوبکراورعمرفاروق اورامیرالمومنین عثمان رضي اللہ تعالی عنہ علی رضي اللہ تعالی عنہ سے اس کے زیادہ مستحق ہیں ، اللہ تعالی ان سب سے راضي ہو ا ھ ۔تفسیر ابن کثیر (3 / 617) ۔

ذیل میں ہم لجنہ دائمہ (مستقل اسلامی ریسرچ کمیٹی) کے سامنے پیش کیا گیا سوال اوراس کا جواب پیش کرتے ہیں :

علی بن ابی طالب رضي اللہ تعالی عنہ کوکرم اللہ وجھہ کا لقب کیوں دیا گیا ؟

لجنہ دائمہ کا جواب تھا :

علی بن ابی طالب رضي اللہ تعالی عنہ کو کرم اللہ وجھہ کا لقب دینا اورپھر صرف اس کی تخصیص صرف انہیں کے ساتھ کرنا شیعہ کے غلوکی بنا پر ہے ، اوریہ بھی کہا جاتا ہے کہ انہوں نے کبھی بھی کسی شرمگاہ پرنگاہ نہیں ڈالی اورنہ ہی کبھی کسی بت کے سامنے سجدہ ریزہوئے اس وجہ سے انہیں کرم اللہ وجھہ کہا جاتا ہے ۔

تویہ صرف علی رضي اللہ تعالی عنہ کے ساتھ ہی خاص نہیں بلکہ اس میں اوربھی صحابہ شریک ہیں جو کہ ظہوراسلام کے بعد پیدا ہوئے اورمسلمان ہی پیدا ہوئے ۔ ا ھ ۔

دیکھیں : فتاوی اللجنۃ الدائمۃ (3 / 289)

اوربعض کا کہنا ہے کہ : علی رضي اللہ تعالی عنہ کے ساتھ کرم اللہ وجھہ کی تخصیص اس لیے کی گئ ہے کہ انہوں نے کبھی کسی بت کوسجدہ نہیں کیا ۔

میں کہتا ہوں : اسے تورافضہ جو کہ علی ۔ رضي اللہ تعالی عنہ ۔ اورپاکباز گروہ ۔ کے دشمن ہیں نے اس کلمہ کومقرر کیا ہے ، تواہل بدعت کے مقابلہ میں کوئ ممانعت نہیں ۔ واللہ تعالی اعلم ۔

یہ لوگ اس عبارت کی کئ ایک تاویلیں کرتے ہیں جن میں سے چند ایک ذکر کی جاتی ہیں :

اس لیے کہ کسی کی بھی شرمگاہ پر نظرنہیں دوڑائ ۔

اس لیے کہ کبھی کسی بت کے سامنے سجدہ ریزنہیں ہوئے ، اوریہ ایک ایسی چیزہے جس میں کئ ایک صحابہ جوکہ اسلام میں پیدا ہوئے بھی شریک ہیں ، یہ بھی علم ہونا چاہیئے کہ اس میں کوئ بھی علت بیان کرنے کے لیے ضروری ہے کہ وہ کسی ثبوت کے ساتھ کی جائے ۔

تنبیہ :

مسنداحمد میں ابو سعید خدری رضي اللہ تعالی عنہ سے ایک روایت بیان کی گئ ہے جس میں ہے کہ :

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جھنڈا پکڑکر ہلایا اورفرمانے لگے کون ہے جواسے اس کے حق کےساتھ پکڑے ؟ توفلان نے آکرکہا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پیچھے ہٹ جاؤ پھرایک اورآدمی آیا تواسے بھی کہا پیچھے ہوجاؤ ، پھرنبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ خوش کردیا ایسا آدمی جوفرار اختیارنہیں کرتا اے علی رضي اللہ تعالی عنہ یہ لو ۔۔ الحدیث ۔

اورسلمہ بن اکوع رضي اللہ تعالی عنہ کی مسند میں ایک طویل حدیث ہے جس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کوکہا گیا ۔

اورایس طرح بعض احادیث کے سیاق میں جب علی رضي اللہ تعالی عنہ کیاذکرآئے توآپ ان کے اس قول کرم اللہ وجھہ کوبھی دیکھیں گے ۔

ہم تو اس کے متعلق کوئ بھی مرفوع حدیث اور نہ ہی کسی صحابی کا قول ہی جانتے ہیں ، ممکن ہے یہ صرف نقل کرنے والوں کی طرف سے لکھا گیا ہو ۔ ا ھ ۔

والله تعالى اعلم

ديكهيں كتاب : معجم المناهى اللفظية للشيخ بكرابوزيد (ص 454) .